رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵	مورخہ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۹ فروری ۱۹۳۷ء	نمبر ۳۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے پاؤں کے انگوٹھے میں سخت درد ہے۔ گزشتہ شب درد کے باعث تمام رات سو نہ سکے :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے :۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی اور ملک محمد عبداللہ صاحب علاقہ سیالکوٹ میں۔ اور مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب علاقہ جموں میں بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے ہیں :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچے دل اور پورے صدق سے خدا تعالےٰ کے دوست ہو

"تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے۔ اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو۔ کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں۔ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں۔ اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں۔ وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے۔ ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے۔ وہ آگ سے نجات دیا جائیگا۔ وہ جو اس کے لئے روتا ہے۔ وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے۔ وہ اس کو ملیگا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو۔ تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔" (کشتی نوح)

تحصیل بٹالہ کے الیکشن کا نتیجہ

تحصیل بٹالہ کے مسلم حلقہ کے پولنگ کا نتیجہ کل مورخہ ۵ فروری کو نکل گیا ہے۔ افسوس ہے کہ چودھری فتح محمد صاحب سیال کامیاب نہیں ہو سکے نتیجہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) میاں بدر محی الدین صاحب بٹالہ	۳۰۰۸
(۲) چودھری فتح محمد صاحب سیال	۲۶۲۲
(۳) حاجی محمد خان صاحب نمائندہ احرار	۲۵۹۰
(۴) خان بہادر میاں محمد سعید صاحب	۱۷۳۴

گو چودھری فتح محمد صاحب کو اس دفعہ بعض ناگزیر بواعث کی وجہ سے بظاہر کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ لیکن خدا کے فضل سے امید کی جاتی ہے۔ کہ اور کئی جہت سے یہ الیکشن اپنے نتائج کے لحاظ سے جماعت کے لئے بابرکت ثابت ہوگا۔ موجودہ الیکشن میں بھی یہ ایک خوشی اور کامیابی کا پہلو موجود ہے کہ احرار جو اپنے آپکو فاتح قادیان اور فاتح احمدیت کہتے تھے ان کے نمائندہ کو باوجود ان کی انتہائی کوشش کے ہمارے نمائندہ سے کم ووٹ ملے ہیں۔ اس کے متعلق اگر ضرورت ہوئی تو ہم کسی آئندہ اشاعت میں زیادہ تفصیل کے ساتھ لکھیں گے ؛

جناب پیر اکبر علی صاحب پنجاب اسمبلی کے انتخاب میں کامیاب ہوگئے

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ جناب پیر اکبر علی صاحب فیروز پور پنجاب اسمبلی کے انتخاب میں حلقہ فاضلکا کی طرف سے تین امیدواروں کے مقابلہ میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جناب پیر صاحب کئی سال سے مسلسل پنجاب کونسل میں مسلمانوں کی خدمات جس قابلیت سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کا تقاضا یہی تھا۔ کہ آپ کامیاب ہوں۔ اور ہم اس حلقہ کے ووٹرز کی معاملہ فہمی اور عقلمندی کی داد دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے بہترین نمائندہ منتخب کیا ؛

ناظرین "الفضل" سے ایک ضروری گزارش

چونکہ سامان طباعت خصوصاً کاغذ بہت گراں ہو گیا ہے۔ اس لئے اخبارات نے اپنی قیمتیں بڑھانی شروع کر دی ہیں یا پھر کاغذ بہت ہلکا اور معمولی لگانے لگ گئے ہیں۔ "الفضل" کے معاملہ میں یہ دونوں طریق موزوں نہیں۔ عام اقتصادی مشکلات کی وجہ سے قیمت میں اضافہ مناسب نہیں۔ اور کاغذ جو اب لگایا جا رہا ہے اس سے ادنی لگانا قطعاً موزوں نہیں۔ کیونکہ الفضل کے فائل اکثر احباب نہایت احتیاط کے ساتھ رکھتے ہیں۔ ہماری تو خواہش ہے کہ زیادہ عمدہ کاغذ لگانے کی گنجائش پیدا ہو۔ ان حالات میں ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ احباب اخبار کی اشاعت بڑھائیں۔ جو دوست خریدار ہیں وہ کم از کم ایک ایک خریدار اور بنائیں۔ اور جو خریدار نہیں۔ مگر دوسروں سے اخبار لے کر مطالعہ کرتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ خود خریدار بن جائیں۔ تا الفضل آگے کی طرف قدم بڑھا سکے اور پیچھے ہٹنے کے لئے مجبور نہ ہو جائے۔ امید ہے احباب ضرور توجہ فرمائینگے ؛ (منیجر)

بابرکت وہی ہے جو کہے کہ جو تیر سلسلہ کیلئے چھوڑا جائیگا میں اسے خود اپنے سینہ پر کھاؤنگا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

بعینہ یہی حالت آج کل ہو رہی ہے۔ دشمنوں نے محسوس کر لیا ہے۔ کہ یہ سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اگر اسے مزید بڑھنے دیا گیا۔ تو کچھ عرصہ بعد ہم اس کی ترقی کو روک نہیں سکیں گے۔ اس لئے وہ ہر طرف سے ہم پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اور ہمیں آج وہی نظارہ پیش ہے۔ جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا میں پیش آیا تھا۔ ہمارا حسین اس وقت کربلا کے میدان میں ہے۔ اور یزید کا لشکر سامنے پڑا ہے۔ اس کے ہاتھوں میں کمانیں کھنچی ہوئی ہیں۔ اور تیر حسین کے سینہ کی طرف چھوٹنے والے ہیں۔ جو چاہے آگے آئے اور قربانی کر کے اپنے آپ کو پیش کرے۔ اور کہے کہ جو تیر سلسلہ کے لئے چھوڑا جائے گا۔ میں اسے خود اپنے سینہ پر کھاؤں گا۔ جو ایسا کریں گے وہی برکت والے ہوں گے۔ اور جن کے دلوں میں اخلاص نہیں یا اخلاص کی کمی ہے اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کر دے گا۔ ہمارا کام فرض یہ ہے کہ اس مقصد کے لئے اپنی جانیں قربان کریں۔ یہ نہیں کہ دوسروں کو مجبور کریں۔ کہ آگے بڑھو۔ یاد رکھو جو اس جنگ میں مرتا ہے وہ دراصل زندہ ہوتا ہے پس دوسروں کی فکر نہ کرو۔ بلکہ اپنا فرض ادا کرو۔ جو قربانی کر سکتا ہے۔ مگر وہ نہیں کرتا وہ کوفہ والوں کی طرح ہے۔ جو اگرچہ جانتے تھے۔ کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ حق پر ہیں۔ مگر ان کی امداد کے لئے میدان میں نہ آئے۔ جو دشمن ہیں اور نقصان کے درپے خواہ منافقوں سے ہوں خواہ کافروں میں سے وہ یزیدی ہیں اور یزید کا لشکر ہیں۔ پس جو اس وقت میدان میں آتے ہیں۔ وہ حضرت امام حسین کے ساتھیوں کی طرح ہیں" ؛

جو احمدی اس وقت تیسرے سال کی مالی قربانی کے میدان میں نہیں آئے۔ انہیں یاد رہے کہ اگر وہ اخلاص سے قربانی کرنا چاہتے ہیں تو صرف ۱۵ فروری ۳۷ء تک اپنا وعدہ حضور کے پیش کر کے شامل ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد ان کے لئے موقعہ نہیں رہے گا ؛

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا جس کا نام ہارون الرشید ہے پرسوں سے لاپتہ ہے۔ جسم کا نحیف اور دماغی تکلیف میں مبتلا ہے۔ عمر بارہ سال کے قریب مگر باتیں کرنے میں اپنے آپ کو چالاک ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دائیں طرف اپنے چہرے کو مخصوص انداز میں جنبش دیتا رہتا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو فوراً خاکسار کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں ؛

خاکسار۔ ملک سعید احمد بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید قادیان

(۱۷ فروری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۵۵ ہجری

مسلمانوں کے خلاف ایک خوفناک سازش کا انکشاف

مسلمان غربت اور افلاس۔ جہالت اور نافہمی کے ساتھ ہی تفرقہ اور انشقاق کے بُری طرح شکار ہیں جس کی وجہ سے دوسروں کے لئے ایسا تر نوالہ بنے ہوئے ہیں کہ جو اُٹھتا ہے انہی کو ہڑپ کر جانے کی کوشش شروع کر دیتا ہے۔ آریوں نے مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے ایک عرصہ سے جو مہم شروع کر رکھی ہے اور جس کا علاقہ ملکانہ میں بڑے زور و شور سے حملہ ہوا۔ مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہونا چاہیئے تھا کیونکہ اس میں ہر عقیدہ اور ہر فرقہ کے ہندوؤں نے آریوں کو مال و دولت۔ اور اثر و رسوخ سے ہر ممکن امداد دی۔ اور ہزاروں مسلمان کہلانے والے ملکانوں کو تحریک و تحریص سے جبر اور تشدد سے ہندو بنا لیا گیا تھا۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ اتنا بھی نہیں۔ کہ آپس کے لڑائی جھگڑے ہی بند کر دیتے۔ اور جماعت احمدیہ جو اس میدان میں آریوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پہونچ گئی تھی۔ اور جس کی مخلصانہ اور مجاہدانہ سرگرمیوں کا اعتراف مخالفین کو بھی کرنا پڑا تھا اسے اطمینان کے ساتھ کام کرنے دیتے۔ اسے اس کام میں جو تمام مسلمانوں کا کام تھا۔ اگر امداد نہ دی جاتی۔ تو کم از کم روکاوٹیں تو نہ پیدا کی جاتیں۔ مگر ایسا بھی نہ کیا گیا۔ نتیجہ کیا نکلا۔ یہ کہ جماعت احمدیہ کے مجاہد اندرونی مخالفین کی نقصان رسانیوں اور فتنہ پردازیوں سے بچتے ہوئے جس قدر کام کر سکتے تھے۔ کرتے رہے اور دوسرے لوگ ہزاروں ملکانوں کو ارتداد کے گڑھے میں گرا کر واپس لوٹ آئے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو مذہبی اور سیاسی طور پر اتنا نقصان دوسروں نے نہیں پہونچایا۔ جتنا ان کی آپس کی نااتفاقی اور ناچاقی نے پہنچایا ہے۔ مگر افسوس ابھی تک یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آئی اور نہ مخالفین اسلام کی روز افزوں ریشہ دوانیاں ان کی آنکھیں کھولنے کا موجب بن سکی ہیں۔

حال میں آریوں کی جن کے پیچھے تمام ہندوؤں کی طاقت موجود ہے۔ مسلمانوں کے خلاف ایک نہایت خوفناک سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ یہ ایک خفیہ مشن ہے جس کا مرکز ہوشیارپور میں رکھا گیا ہے اور اب تک اس کی شاخیں پنجاب سے نکلکر یو۔ پی۔ سی۔ پی۔ بہار۔ آسام۔ بنگال۔ اور بمبئی تک پھیل چکی ہیں۔ اور بہت سے لوگ ان ہدایات پر پوری سرگرمی کے ساتھ عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو اس خفیہ مشن کے بانیوں نے مسلمانوں کو ملیامیٹ کرنے کے لئے تجویز کی ہیں۔ اور جو مختصراً یہ ہیں:۔

۱۔ ہندو والیان ریاست کو چاہیئے کہ اپنی قوت۔ اپنے رسوخ۔ اپنی بخشش اور دوسرے طریقوں سے کام لے کر اپنی مسلم رعایا کو شدھ کرنے کی کوشش کریں۔

۲۔ برطانوی ہند کے بڑے بڑے ہندو افسر اور عہدہ دار خفیہ طور پر اپنے جتھے بنالیں۔ اور اختیار و اقتدار کے تمام عہدوں پر قبضہ کر کے مسلمانوں کو دبانے کی کوشش کریں۔

۳۔ ہندو مدرسین۔ ہندو پروفیسروں اور ہندو مؤلفین کا فرض ہے۔ کہ دوران تدریس میں اور اپنی تالیفات کے ذریعے سے مسلمانوں کو اسلام سے بیگانہ بنانے اور انہیں ویدک دھرم کے قریب ترلانے کی انتہائی سعی کریں۔

۴۔ مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کو اغوا کرنے کے لئے ایسی ہندو عورتیں مقرر کی جائیں۔ جو مسلمان عورتوں کا سا بھیس بدل کر یہ کام انجام دیں۔ اور مسلمان عورتوں کو اغوا کر کے ہندوؤں سے ان کی شادیاں کر دی جائیں۔

۵۔ خفیہ پرچارکوں کی ایک جماعت تیار کی جائے۔ جو اپنی شکل صورت متقی مولویوں کی سی بنا کر اور اسلامی لباس پہن کر مسلمانوں کے درمیان رہیں۔ اور کام کریں۔ ان کا فرض ہوگا۔ کہ مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرتے رہیں۔ اور اپنے خاص طریقوں سے کام لے کر غیر معلوم طور پر ہندوئیت کا پرچار بھی کرتے رہیں۔

۶۔ جہاں جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہو وہاں مسجدوں۔ قبرستانوں۔ اوقاف اور دوسری مذہبی عمارتوں کے متعلق مسلمانوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا اور مقدمہ بازی جاری کر دی جائے۔

۷۔ بعض ایسے "کرائے کے ٹٹو" مسلمان "خرید" لئے جائیں۔ جو مسلمان قوم اور مسلمان لیڈروں۔ مسلمان بادشاہوں۔ اور مسلمان والیانِ ریاست کے خلاف مضامین لکھیں مسلمانوں کے اخباروں کو مالی امداد دے کر انہیں ہندوؤں کی حمایت پر آمادہ کیا جائے۔ اسلام کے خلاف خاص مضامین حقیقی۔ یا مفروضہ مسلمان مقالہ نگاروں کی طرف سے شائع کرائے جائیں۔

۸۔ ہندو سرمایہ دار۔ ساہوکار۔ رؤسا اور راجا متحدہ طور پر مسلمانوں کو اقتصادی اعتبار سے ہندوؤں کے زیر اقتدار رکھنے کی کوشش کریں۔

۹۔ ہندو قوم تحریر و تقریر کے ذریعے مسلمانوں کے معاملات میں مداخلت کرتی رہے ہے۔ مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دے۔ ان تمام کوششوں کا نصب العین صرف یہ ہے۔ کہ "آریہ چکرورتی راج" قائم ہو جائے۔ اور ملیچھ مغلوب ہو جائیں۔

یہ جو ہدایات دی گئی ہیں۔ واقعات بتا رہے ہیں۔ کہ ان پر زور شور سے عمل کیا جا رہا ہے۔ ہندو ریاستوں میں مسلمانوں کی جو حالت ہے۔ وُہ ناگفتہ بہ ہے۔ وہاں مسلمانوں کی کسی تبلیغی انجمن کو اسلام کی تبلیغ کرنے کی تو اجازت نہیں۔ لیکن آریہ ہندو جو چاہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کہتے رہتے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ مرتد ہونے والے مسلمانوں کو کئی طریقوں سے آسانیاں بہم پہونچائی جاتی ہیں لیکن اگر کوئی ہندو مسلمان ہو جائے۔ تو اسے ہر ممکن طریق سے باز رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اگر کوئی پھر بھی باز نہ رہے۔ تو اسے جدی جائداد سے بالکل محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور جس کے ذریعہ کوئی مسلمان ہو۔ اسے مشکلات میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔

اسی طرح برطانوی ہند میں جن محکموں پر ہندوؤں کا قبضہ ہے۔ اور قریبًا سب محکمے انہی کے قبضہ میں ہیں۔ ان میں مسلمانوں کی جو درگت ہے۔ اس کی نسبت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ پھر آئے دن ہندو تحریر و تقریر کے ذریعہ اسلام کے خلاف جو بیہودہ گوئی کرتے رہتے ہیں مسلمان عورتوں کو اغوا کرنے اور ان کے شدھ کرنے کی خبریں قریبًا روزانہ چھپتی رہتی ہیں۔ غرض کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں جس پر عمل نہیں ہو رہا۔ اور جس کے متعلق بارہا یہ نہیں کہا جا چکا۔ کہ یہ کسی باقاعدہ اور منظم سازش کا نتیجہ ہے۔ اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان اب بھی غفلت کی نیند سے بیدار نہ ہوں گے۔ کیا اب بھی اپنے آپ کو ارتداد کے گڑھے سے بچانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اور کیا اب بھی متحد ہو کر حملہ کے اندفاع کی ضرورت نہ سمجھیں گے؟

کیا یہی وہ علم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے

اور

جس کی اشاعت کا دعویٰ مولوی محمد علی صاحب کر رہے ہیں

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین ان دنوں بار بار یہ دعوے کر رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو علم لائے۔ وہی اصل چیز ہے۔ اسی پر احمدیت کی بنیاد ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا تھا۔ دنیوی ذرائع سے ایسا اعلےٰ اور پاکیزہ علم حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ اور مولوی صاحب اسی علم کی اشاعت اور اس کے مطابق تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے علم کی اشاعت نہیں کر رہی۔ بلکہ اسے چھوڑ کر دوسرے کاموں میں منہمک ہو چکی ہے۔ چنانچہ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں۔ کہ:۔

"وہ علم جو حضرت مسیح موعود لائے تھے۔ وہ معمولی نہ تھا۔ وہی اصل چیز ہے۔ جس پر اس سلسلہ کی بنیاد ہے یہ علم کوئی دنیا کی چیز نہ تھا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا۔ اور دنیوی ذرائع سے تو ایسا اعلےٰ اور پاکیزہ علم حاصل ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی علم کی اشاعت اور اس کے مطابق تبلیغ اسلام ہمارا اصل کام ہے"

یہ اصل کام مولوی صاحب جس طرح سر انجام دے رہے ہیں۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدا تعالےٰ کی طرف سے لائے ہوئے علم کی جس رنگ میں اشاعت کر رہے ہیں۔ اس کے چہرے سے اگرچہ بارہا نقاب اٹھایا جا چکا ہے۔ اور یہ حقیقت واضح کی جا چکی ہے۔ کہ مولوی صاحب کھلم کھلا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کے خلاف اپنے توہمات پیش کرنے میں نہایت بے باک ہیں۔ لیکن اس موقعہ پر پھر چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:۔

آیت "خاتم النبیین" کے معنوں میں اختلاف

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اجرائے نبوت کے ثبوت میں آیت خاتم النبیین کو پیش کیا ہے۔ اور اس کے معنی "نبیوں کی مہر" کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جسمانی نرینہ اولاد نہیں تھی۔ مگر روحانی طور پر آپ کی اولاد بہت ہوگی۔ اور آپ نبیوں کے لئے مہر ٹھیرائے گئے ہیں یعنی آئندہ نبوت کا کمال بجز آپ کی پیروی کی مہر کے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا" (چشمۂ مسیحی صفحہ ۴۲)

صاف ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام نے خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مہر کئے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کی اشاعت کرنے کے دعویدار مولوی محمد علی صاحب اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ "نبیوں کے خاتم کے معنی نبیوں کی مہر نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں" (بیان القرآن صفحہ ۱۵۱۵)

ناظرین اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مولوی صاحب نے کس طرح کھلم کھلا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صریح تحریر سے انحراف کیا ہے۔

واٰخرین منھم کا مطلب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ کے ثبوت میں قرآن کریم کی آیات کو پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا۔۔۔ ۔۔ بہر حال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس واضح ارشاد کے مقابل مولوی محمد علی صاحب یوں خامہ فرسائی کرتے ہیں۔

"اس جگہ (یعنی آیت واٰخرین منھم) کسی دوسرے رسول یا نبی کے آنے کی خبر نہیں۔" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۲۶)

گویا حضور علیہ السلام تو فرماتے ہیں۔ کہ اس آیت میں ایک نبی کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ اور وہ میں ہوں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب بیک جنبش قلم اس سے صاف منکر ہیں۔ مگر باوجود اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کو پھیلانے کے دعویدار ہیں۔

حضرت خضر نبی نہ تھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام الہام اور کشف کے مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت خضر علیہ السلام کو صرف ایک ملہم کا درجہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"الہام اور کشف کی عزت اور پایہ عالیہ قرآن شریف سے ثابت ہے۔ وہ شخص جس نے کشتی کو توڑا اور ایک معصوم بچہ قتل کیا۔ جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ وہ صرف ایک ملہم تھا نبی نہ تھا" (ازالہ اوہام جلد اول صفحہ ۶۵)

لیکن مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"حضرت خضر کے نبی ہونے کی یہ قطعی دلیل ہے۔ کہ قرآن شریف سے ان کی وحی حجت ثابت ہوتی ہے۔ اور حجت صرف نبی کی وحی ہوتی ہے لہٰذا وہ نبی تھے۔ اور ما فعلتہ عن امری خضر کی نبوت اور رسالت پر قطعی دلیل ہے۔" (بیان القرآن صفحہ ۱۱۹۱)

قطع نظر اس سے کہ مولوی صاحب نے اپنی اس دلیل نبوت کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت ثابت کر دی۔ یہ دیکھا جائے۔ کہ کیا مولوی صاحب کا خضر علیہ السلام کو نبی قرار دینا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کو پھیلانا ہے یا مٹانا:۔

بستیوں کی ہلاکت سے کیا مراد ہے

آیت وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذاباً شدیداً کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی صداقت کا ایک زبردست نشان قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"(دسواں) نشان طرح طرح کی آفات سے اس زمانہ میں انسانوں کا کثرت سے ہلاک ہونا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کی اس آیت کا مطلب ہے۔ وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا او معذبوھا عذاباً شدیداً یعنے کوئی بستی ایسی نہیں۔ جس کو ہم قیامت سے کچھ مدت پہلے ہلاک نہیں کریں گے۔ سو یہی وہ زمانہ ہے کیونکہ طاعون زلزلوں اور طوفان اور آتش افشاں پہاڑوں کے صدمات اور باہمی جنگوں سے لوگ ہلاک ہو رہے ہیں۔ اتنی موتیں کسی زمانہ میں نہیں ہوئیں"

پھر فرماتے ہیں:۔

"اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں ایک سخت عذاب نازل ہوگا۔ اور دوسری طرف فرمایا۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک **رسول کا** مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعودؑ ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۹۹)

مگر اس کے مقابلہ میں مولوی صاحب کی تفسیر ملاحظہ ہو۔ اسی آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"اس آیت میں ان امور کا ذکر ہے۔ جو قیامت سے پہلے آنحضرت کے زمانۂ نبوت میں وقوع میں آنے والے ہیں۔ اور ہلاکت سے مراد یہ ہے۔ کہ بستیوں کی بستیاں بالکل تباہ ہو جائیں گی۔ تاریخ اس بات پر گواہ ہے۔ کہ بستیوں کی بستیاں تباہ و ویران ہوگئیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ انسانوں کی ہر بستی کبھی نہ کبھی کچھ نہ کچھ مزا طرح طرح کی بلاؤں کا چکھتی رہتی ہے۔ اور یہ اس لئے ہوتا ہے۔ کہ لوگ ظلم میں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ یہ سزا محض ان کی تنبیہ کے لئے ہوتی ہے۔ تاکہ لوگ خدا کو بھول نہ جائیں۔" (بیان القرآن)

گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کے تحت میں موجودہ زمانے کے عذابوں۔ اور تباہیوں کو اپنی صداقت کے نشانات میں شمار کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ اس سے مراد آخری زمانے کا عذاب ہے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب اس خیال سے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اس سے ثابت نہ ہو جائے۔ لکھتے ہیں۔ کہ اس سے مراد صرف وہ بستیاں ہیں۔ جو گزشتہ انبیاء یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تباہ ہوئیں۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی تردید کی۔

حضرت مسیح کی بن باپ پیدائش

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ہمارے ایمان اور اعتقاد میں ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام **بن باپ تھے**۔ اور اللہ تعالےٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ اور **نیچری** جو یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ ان کا باپ تھا۔ وہ غلطی پر ہیں۔" (الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)

اس کے خلاف مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:-

"قرآن و حدیث سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہے۔ کہ مسیح بن باپ پیدا ہوئے۔" (بیان القرآن جلد دوم)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو صریح الفاظ میں فرماتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا بن باپ پیدا ہونا ہمارے ایمان اور اعتقاد میں داخل ہے۔ اور اس کے برعکس اعتقاد رکھنے والے کو نیچری قرار دیتے ہیں لیکن مولوی محمد علی صاحب باوجود اس دعوےٰ کے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد پر قائم ہیں اور ان کے لائے ہوئے علم کے پھیلانے میں کوشاں ہیں۔ اپنی نیچریت اور دہریت پر یوں مُہر ثبت کر رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام ایک مرد کے نطفے سے پیدا شدہ تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نبی ہونا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آپ کو گزشتہ انبیاء کی طرح نبی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ہم **رسول۔ اور نبی ہیں**۔" (اخبار بدر ۵ - مارچ ۱۹۰۸ء)

"ہمارے **نبی** ہونے کے وہی نشانات ہیں۔ جو توراۃ میں مذکور ہیں۔" (بدر ۹ - اپریل ۱۹۰۸ء)

مگر مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:-

"حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ مجدد ہونے کا تھا۔ آپ نے نبی ہونے کا دعوےٰ کبھی نہیں کیا۔" (پیغام صلح جلد ۲۴ - نمبر ۲۵)

اس تحریر سے جہاں یہ ثابت ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "مسیح موعود" لکھتے ہوئے بھی ہچکچاتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسیح موعودؑ ہونے کے دعوےٰ کو ایک مجدد سے بھی کم حیثیت دیتے ہوئے واضح طور پر آپ کا مسیح موعودؑ ہونا بھی ظاہر نہیں کرتے۔ وہاں یہ بات بھی روزِ روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ مولوی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہزاروں تحریرات اور سینکڑوں الہامات سے انحراف کرتے ہوئے حضور علیہ السلام کو نبی تسلیم نہیں کرتے۔ یہ ہے ان کی اشاعتِ اسلام۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو پھیلانے کی حقیقت۔ جس پر ان کو ناز ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کا ترجمۂ قرآن

ان حوالہ جات کے علاوہ مولوی صاحب کی تفسیر کو اول سے آخر تک دیکھ جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کا کہیں ذکر تک نہیں کیا۔ اور جہاں کہیں بھی انہوں نے ایسی آیات کی تفسیر کی ہے۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ان کو مجبوراً لانا پڑا ہے۔ وہاں ایسے طور پر ذکر کیا ہے۔ جس سے غیر احمدی یہ نہ خیال کر سکیں۔ کہ یہ مفسر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تابع ہے مثلاً زیرِ آیت **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ** لکھتے ہیں:-

"اکثر مفسرین کا اتفاق ہے۔ کہ یہ اظہارِ دین مسیح موعودؑ کے ظہور کے بعد ہوگا۔ اس زمانہ میں دینِ عیسوی کے عقائد خود بخود دلوں سے نکلتے جاتے ہیں۔ اور عیسائی ان سے بیزار ہیں۔ اور اسلامی عقائد مقبول ہو رہے ہیں۔ پس مسیح کا زمانہ آ چکا ہے۔"

ایک معمولی عقل کا انسان بھی اس سے اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں۔ آپ کے دعاوی۔ اور آپ کے مسیح موعود ہونے کے ذکر کو کس بے دلی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ وہ صرف "مسیح کا زمانہ آ چکا ہے" کہہ کر رہ گئے۔ اور نام لینا گوارا نہ کیا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اکثر کتب میں اس آیت کو بوضاحت اور دلائل کے ساتھ اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ اور اسلام کے ادیانِ باطلہ پر غالب ہونے کو اپنے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ مگر دیانتداری ملاحظہ ہو۔ مولوی صاحب نے یہ تو ذکر کر دیا۔ کہ "دینِ عیسوی کے عقائد خود بخود کھوکھلے ہو رہے ہیں۔ اور اسلام کے عقائد مقبول ہو رہے ہیں۔" مگر یہ بتانے کی تکلیف نہ گوارا کی۔ کہ عیسائیت کی جڑیں کھوکھلی کرنے والا قادیان کی مقدس سرزمین میں ظاہر ہوا۔ اور یہ کارنامہ کہ عیسائیت کی صلیبیں توڑی جا چکی ہیں۔ اسی کا ہے۔ اسی نے اسلام کی حقانیت کو دنیا پر واضح کیا۔ جس کی وجہ سے اسلام کے عقائد مقبول ہو رہے ہیں۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔ ہم نے اسے قبول کیا ہے۔ تم بھی اسے قبول کرو۔ مولوی محمد علی صاحب نے ان واضح الفاظ میں اس آیت کے تحت میں حضور علیہ السلام کے دعاوی کا قطعاً ذکر نہیں کیا۔

اسی طرح اور بہت سی آیات ایسی ہیں۔ جن کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر آنا لازمی امر تھا۔ لیکن مولوی صاحب نے اپنی تفسیر میں حق پوشی سے کام لیا ہے۔ مگر ان باتوں کے ہوتے ہوئے یہ دعوےٰ رکھتے ہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم و عقائد کے حامل اور دنیا میں حقیقی معنوں میں آپ کا علم پھیلانے والے ہیں۔

مولوی صاحب کو ایک مشورہ

حقیقت یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب خود بھی اس بات سے واقف ہیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے انحراف کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی کتابوں میں حضور کے بعض عقائد اور تعلیم کی تردید بلکہ مخالفت کی ہے۔ اور حضور کی صریح تحریرات کے خلاف رویہ ظاہر کیا ہے۔ لیکن آج ان کو ان دعاوی باطلہ کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ اور کیوں انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مقابل پر اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کرنے والا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو پھیلانے والا ظاہر کیا ؟ صرف اس لئے کہ مبایعین کی جماعت کے کارنامے ان کی قربانیاں اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ذریعہ جماعت کی اطراف عالم میں روز افزوں ترقی ان کے سینے میں خار بن کر کھٹک رہی ہے۔ اس وجہ سے انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور جماعت کے نظام کے خلاف زبان درازی شروع کر دی لیکن میں یقین اور وثوق کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ اپنے دل کی آتش حسد کے ان شعلوں کو بجھانے میں ان کا یہ طریق ہرگز کارگر نہ ہوگا۔ بلکہ اس آگ پر تیل کا کام دیتے ہوئے اور بھی تکلیف دہ ثابت ہوگا۔ پس اس آگ کو بجھانے کے لئے مولوی صاحب کو وہ طریق اختیار کرنا چاہیئے جو مفید ثابت ہو۔ اور میں ازراہ ہمدردی ان کے سامنے ایک ایسی تجویز پیش کرتا ہوں۔ جو ایسی آگ کے بجھانے کے لئے قرآن کریم نے بتائی ہے اور انہی کے الفاظ میں ان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ قرآن کریم کی آیت یہ ہے

من کان یظن ان لن ینصرہ اللہ فی الدنیا والاخرہ فلیمدد بسبب الی السماء ثم لیقطع فلینظر ھل یذھبن کیدہ مایغیظ (الحج رکوع ۳) اس کا مطلب میں مولوی صاحب کے اپنے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ تا انہیں اس کے سمجھنے میں مشکل نہ پیش آئے۔

"فلیمدد بسبب الی السماء ثم لیقطع کے ایک معنی یہ کئے گئے ہیں۔ کہ چھت سے رسہ لٹکا کر پھانسی لے لو۔ (یعنی اگر خدا کے بندوں کی نصرت اور ترقی برداشت نہیں کر سکتے تو) نصرت الٰہی تو بہر حال آئے گی۔ اور یوں معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ نصرت الٰہی تو ضرور آئے گی۔ جو شخص اسے روکنا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ کسی ذریعہ سے آسمان پر پہونچ کر خدا تک رسائی حاصل کرے اس ترقی اور نصرت کو قطع کر دے۔ کسی کے غیظ و غضب سے یہ سلسلہ منقطع نہیں ہو سکتا"۔

(بیان القرآن صفحہ ۱۲۱۲)

پس میں مولوی صاحب سے گزارش کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ احمدیت کی ترقی اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سکیموں کی کامیابی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ تو ان حیلہ سازیوں سے کچھ نہیں بنے گا۔ اپنے بیان کردہ دو طریقوں میں سے کسی ایک پر عمل کر دیں۔ کیونکہ یہ ترقیات کا سلسلہ تو جس کا دور خدا نے اپنے پیارے مسیح کے ذریعہ ہمیں دیا ہے کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ خواہ کسی کا غیظ و غضب کتنا ہی بھڑکے ؛

خاکسار۔ محمد صدیق مولوی فاضل "جامعہ" از امرتسر

انجمن اردو پنجاب

چینی شاعری پر عالمانہ مقالہ

"انجمن اردو پنجاب" کا ایک عام جلسہ ۳ جنوری کی شام کو وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے بورڈ روم میں سید امتیاز علی صاحب تاج کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ پروفیسر سید فیاض محمود صاحب ایم۔ اے لیکچرار انگریزی اسلامیہ کالج لاہور نے چینی شاعری پر ایک عالمانہ مقالہ پڑھا۔

ابتداء میں مقالہ نگار نے فن شعر کی ضروریات مثلاً الفاظ کی قدر و قیمت استعاروں کی اہمیت اور "تلازمات شعری" پر روشنی ڈالی ترجمہ کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ چینی شاعری "اپنی سادگی اور اختصار کے باعث دوسری زبانوں میں نسبتاً آسانی سے منتقل کی جا سکتی ہے۔ انگریزی زبان اس معاملے میں خاص طور پر خوش قسمت واقع ہوئی ہے کہ اسے مسٹر ایچ۔ اے گائلز اور مسٹر آرتھر ویلے جیسے چینی شاعری کے قابل مترجم مل گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ سادگی اور اشارات و کنایات کی فراوانی چینی شاعری اور مصوری میں مشترک ہیں چینی شاعر اپنے جذبات کے اظہار کے لئے کسی تفصیل کا محتاج نہیں۔ وہ بہترین "ایمائی لفظ" کا انتخاب کرتا ہے۔ اور اس سے وابستہ تلازمات کی مدد سے سامع یا قاری کے دل میں ان جذبات کی ایک دنیا بسا دیتا ہے۔ جنہیں وہ خود محسوس کرتا ہے۔ مناظر فطرت سے متعلقہ نظموں میں بھی وہ یہی ایمائی طریقہ استعمال کرتا ہے لیکن انگریزی کے شعراء کی طرح ان مناظر میں کسی گہرے مقصد یا معنی کی تلاش نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اس کی روزمرہ زندگی کا ایک خوبصورت جزو ہیں۔ جنکی جدائی اسے گوارا نہیں۔ "فطرت" چینی شاعر کی زندگی کا "پس منظر" ہے۔ اس کے دل سے قریب اور قابل فہم اور کسی صورت میں بھی بعید از قیاس نہیں اس کا دل بہت حساس واقع ہوا ہے۔

لیکن وہ جذبات سے کبھی مغلوب نہیں ہوا چینی شعراء کا نظریہ محبت مغربی شعراء کے نظریہ سے بالکل مختلف ہے۔ اور ان کے کلام میں دوستی کو ایک خاص درجہ حاصل ہے ؛

چینی شاعری کا اردو شاعری سے مقابلہ کرتے ہوئے فیاض صاحب نے کہا کہ اردو شاعر ہر چیز کو ذاتی نقطہ نظر سے دیکھتا ہے اور اپنے مخصوص احساسات و جذبات کو دنیا کی بوقلمونیوں اور حیات انسانی کی گوناگوں کیفیتوں کا آئینہ دار سمجھتا ہے۔ اس کے برعکس چینی شاعر ذاتی مشاہدات سے عام نتائج اخذ نہیں کرتا۔

مقالہ میں جا بجا چینی شاعری کے اردو ترجمے پیش کئے گئے تھے۔ جن میں سے تین نمونہ کے طور پر درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱) "اس کے ریشمی لہنگے کی آواز اب سنائی نہیں آتی مرمریں فرش پر گرد جم گئی ہے۔
اس کا خالی کمرہ سرد و خموش ہے۔
مرجھائے ہوئے پتے دروازوں کے باہر آ آ کے ڈھیر ہو رہے ہیں۔ اس حسین محبوبہ کی یاد میں دلگیر۔
میں کس طرح اپنے دکھ بھرے دل کو آرام کے لئے کہوں"

(۲) "وہ دروازہ سفید پانیوں کے سامنے کھلتا تھا لکڑی کے پل کے قریب۔
یہاں ایک جوان عورت رہتی تھی۔ تنہا بغیر کسی عاشق کے"

(۳) "میری پرورش پتھر کے قلعہ میں ہوئی میری کھڑکی قلعے کے مینار کی طرف کھلتی تھی مجھے قلعہ میں خوبصورت نوجوان نظر آتے۔ جب وہ اندر یا باہر جاتے تو مجھے ہاتھوں سے اشارے کرتے"

مضمون کے اختتام پر بحث جاری ہوئی جس کی ابتداء جناب صدر نے کی۔ مولانا حامد علیخاں پروفیسر حمید احمد خاں اور میاں بشیر احمد صاحب سکرٹری انجمن اردو پنجاب نے اس میں حصہ لیا پروفیسر حمید احمد خاں صاحب نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا۔ کہ مقالہ نگار نے ۲۰۶ ق م سے لیکر ۱۲۷۸ عیسوی تک ۱½ ہزار سال کی چینی شاعری کے جو منتخب نمونے پیش کئے ہیں۔ ان میں موضوع اور خیالات کے لحاظ سے یکسانیت اور ہم آہنگی کیوں ہے۔ فیاض صاحب نے جواب دیا۔ کہ اسکی وجہ اہل چین کی قدامت پسندی ہے۔ اس کے علاوہ خارجی اثرات سے وہ بہت کم متاثر ہوئے ہیں۔

آخر میں اردو شاعری کے رسمی اور روایاتی عنصر کے متعلق بحث ہوئی۔ جناب صدر اور میاں بشیر احمد صاحب نے کہا کہ ہمارے شعراء کو چاہیئے۔ کہ غیر زبانوں کی شاعری کے مطالعہ سے اپنے مشاہدات و احساسات میں وسعت پیدا کریں۔ سکرٹری کی طرف سے مقالہ نگار، جناب صدر اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا۔

[illegible]

قادیان میں اردو زبان کی ترویج

اردو زبان کو لشکری زبان کہا جاتا ہے جس کے معنی ہیں ایسی زبان جو مختلف علاقوں کے رہنے والوں اور مختلف زبانیں بولنے والوں نے ایک دوسرے کی بات سمجھنے کے لئے ایک مشترکہ زبان پیدا کرلی۔ جسے سب لوگ سمجھنے اور بولنے لگے۔ اردو زبان کی پیدائش کا زمانہ شاہجہاں کا عہد حکومت بتلایا جاتا ہے۔ جبکہ سیاسی سرگرمیوں کے باعث اس کی فوج یا مملکت کی حدود مختلف علاقوں اور بھانت بھانت کی بولیاں بولنے والے لوگوں تک پہنچ گئی تھیں۔ اسی مناسبت سے اگر دیکھا جائے۔ کہ قادیان کی سرزمین میں بسنے والے لوگ اس زمانے کے لوگوں سے زیادہ مختلف ممالک کے باشندے اور مختلف زبانیں بولنے والے ہیں۔ تو قادیان میں زبان اردو کی ترویج کی ضرورت و اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ اور اس امر سے اس میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ کہ اردو زبان ہمارے آقا و مولا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان ہے۔ جس میں حضور کی اپنی تصانیف موجود ہیں۔ جن کا پڑھنا ہر احمدی کے لئے فرض ہے۔

قادیان روز بروز علمی ترقی کررہا ہے اس لئے یہ یقینی ہے۔ کہ مستقبل قریب میں قادیان کی زبان اردو ہو جائے گی۔ اگرچہ آج کل شہر لاہور کو اردو کا مرکز ہونے کی خصوصیت حاصل ہے۔ اور وہاں اردو زبان کو ترقی دینے والی بعض انجمنوں کا وجود بھی عمل میں آچکا ہے۔ جو شب و روز علمی خدمات میں مصروف ہیں۔ مگر قادیان کے چھوٹے سے قصبے کو شہر لاہور بلکہ ہندوستان کے تمام اردو زبان کی خدمت کرنے والے قصبوں یا شہروں پر اس لحاظ سے فضیلت حاصل ہے۔ کہ یہاں پر شب و روز زبان اردو کی ترویج اس رنگ میں کیجارہی ہے جس میں مذہبیت کو دخل ہے۔

غیر اردو داں علاقوں میں مذہبی لیکچروں کا ہونا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو تصانیف کا پڑھا جانا اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تازہ بتازہ خطبات اور تقاریر وغیرہ اردو زبان کی بنیاد قائم کرنے کا کام کر رہے ہیں۔ اس سعادت سے ہندوستان کی تمام اردو علمی و ادبی انجمنیں محروم ہیں۔ اور اسی لحاظ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اردو زبان کی سب سے زیادہ خدمت کرنے والی صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گوناگوں اغراض کی تکمیل کے پیش نظر جماعت احمدیہ اردو زبان کی اشاعت کا کام بھی کرکے دکھا دے گی۔ آج کل بھی اس کے اثرات نہ صرف ہندوستان میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ بیرون ہند میں بھی یہ کام جماعت احمدیہ کے مبلغین سرانجام دے رہے ہیں۔ انگلستان میں مسٹر مبارک احمد فیولنگ صاحب نومسلم اردو دان انگریز اس کی زندہ مثال ہیں۔

میرے خیال میں اگر قادیان کی احمدی آبادی اس پر غور کرے تو اس تحریک کی تیزگامی اور عجلت پذیری کے اسباب مہیا ہو سکتے ہیں۔ اور قلیل عرصہ کے اندر اردو دارالامان کی زبان بن سکتی ہے۔ میرے نزدیک ذیل کے طریقوں پر اردو کی اصلاح اور توسیع کے لئے عمل کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ قادیان میں اس وقت احمدیہ کالج اور مردانہ و زنانہ ہائی سکول موجود ہیں۔ کالج اور ہائی سکولوں کے طالب علم اور طالبات کیلئے یہ ضروری قرار دیا جائے۔ کہ وہ کالج اور سکول ٹائم میں گفتگو اردو میں کیا کریں۔ جس طرح کالجوں میں انگریزی میں گفتگو کرنے کا حکم ہے۔ اسی طرح طلبا کی زبان پر ہمیشہ کے لئے اردو زبان کا رنگ چڑھ سکتا ہے۔

۲۔ اساتذہ اور پروفیسر صاحبان خود اردو میں کلام کریں۔ اور طلبا کی نگرانی کریں۔

۳۔ قادیان کے دفاتر کی زبان اردو ہو۔ اور دفاتر کے کارکنوں کے لئے اردو کا استعمال لازمی کر دیا جائے۔

۴۔ فارغ التحصیل طالب علم و طالبات اپنے گھروں میں اردو زبان کی توسیع و ترویج کی کوشش کریں۔

۵۔ اہل علم والدین اپنے بچوں کو بچپن سے ہی اردو بولنا سکھائیں۔

۶۔ اہالیان قادیان سے درخواست کی جائے کہ اردو زبان میں گفتگو کرکے قوم کی علمی ترقی میں ممد ہوں۔

۷۔ جماعت میں علمی مذاق پیدا کرنے میں الفضل کا بھی بڑا دخل ہے۔ زبان کو شستہ بنانا۔ علمی مذاق پیدا کرنا۔ دل و دماغ پر ادبی رنگ چڑھانا۔ نئی نئی علمی و ادبی موشگافیاں اخبار کے اغراض و مقاصد کے اندر داخل ہیں۔ میری ناچیز رائے میں الفضل کو اس طرف بھی توجہ دینی پڑے گی۔

اس کے علاوہ سیاسی ۔۔ نگار کے سیاسی مضامین کی چاشنی۔ تازہ بتازہ خبروں کا مرقع اخلاقی و تمدنی گلدستوں سے اخبار کو حتی الوسع مزین کرنا چاہیئے تعلی اور استہزاء کا جواب اسی رنگ میں نہیں دیا جاسکتا۔ مگر بعض اوقات شریفیانہ طعن اور طنز سے دیا جاسکتا ہے۔ نرم الفاظ کے ساتھ بعض اوقات سخت اور ترش الفاظ کا استعمال بھی ضروری ہے۔ نظارت تعلیم و

قابل توجہ موصیان و عہدہ داران

بعض زمیندار موصی صاحبان وصیت تحریر کرتے وقت وصیت میں اراضی زرعی معہ قیمت درج کر دیتے ہیں۔ مگر سکنی مکان یا حویلی مویشیان یا سفید زمین وصیت میں درج نہیں کرتے۔ معمولی مکانات خام کی وجہ سے اُن کی قیمت بھی درج نہیں کرتے اور ایسی نامکمل حالت میں وصیت بھیجدیتے ہیں۔ جسے دفتر کو واپس بھیجنی پڑتی ہے۔ آئندہ کے لئے زمیندار موصیان اس امر کا خیال رکھیں۔ کہ وصیت میں سکنی جائیداد ضرور درج کر دیا کریں۔ خواہ معمولی قیمت کی ہو۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی

ایک نہایت نفع مند کام

صدر انجمن احمدیہ نے ہوسٹل جامعہ احمدیہ کی تعمیر کے لئے مبلغ تین ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ اگر کوئی دوست اس عمارت کو اپنے خرچ پر انجمن کی زمین پر انجمن کے دئے ہوئے نقشے کے مطابق بنا دینگے۔ تو انجمن جب تک تین ہزار روپیہ ادا کر کے عمارت کو واپس نہ لے گی۔ تب تک بیس روپے ماہوار کے حساب سے کرایہ ادا کرتی رہیگی۔ اگر کوئی دوست اس کام کو کرانے کیلئے تیار ہوں۔ تو جلد سے جلد مطلع فرمائیں۔ یہ ایک نہایت عمدہ صورت ہے جو ہم خرما و ہم ثواب کی مصداق ہے۔ اعانت سلسلہ کی وجہ سے ثواب حاصل کرنے کا موقعہ ہے۔ اور صرف کی ہوئی رقم خطرات سے محفوظ اور جائز و معقول منافع یقینی ہے۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ قادیان

ایک احراری کے خلاف مقدمہ

سردار عبدالصمد خاں صاحب سٹی مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں احرار کے ایک سابق کارکن خواجہ غلام محمد کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۷-۱۵۱ تعزیرات ہند مقدمہ چل رہا ہے۔ ملزم کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ اس نے پنجاب اسمبلی کے انتخابات کے سلسلہ میں عورتوں کے ایک پولنگ، کی پریزائڈنگ افسر سے جھگڑنے کی کوشش کی۔ پولیس نے موقع پر پہنچکر ملزم کو گرفتار کرلیا تھا۔

مقدمہ قبرستان کی سماعت

گواہان صفائی کی شہادتیں

بٹالہ ۱۰ فروری ۳۷ء۔ آج پھر اس مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ جملہ ملزمین معہ اپنے وکلاء موجود تھے۔ اور مندرجہ ذیل شہادات ہوئیں۔ مزید سماعت ۹ فروری ۳۷ء کو ہوگی۔

بیان غلام رسول صاحب کلرک امپیریل بنک آف انڈیا امرتسر

میں ایک سربمہر لفافہ پیش کرتا ہوں۔ جو ۷ اگست ۳۶ء کو ظہور احمد ملزم نے امپیریل بنک امرتسر میں ڈیپازٹ کرایا تھا۔ (نوٹ از عدالت۔ مہریں ٹھیک ہیں) رجسٹر کے اندراجات کی مصدقہ نقل پیش کرتا ہوں۔ سربمہر لفافہ ایگزیبٹ ۲ D.W. ہے۔ (نوٹ از عدالت۔ یہ سربمہر لفافہ کھولنے پر ایک اور سربمہر لفافہ نکلا۔ جسے کھولنے پر ایک تصویر کی تین کاپیاں برآمد ہوئیں۔ جو ایگزیبٹ D.W. 2 ہیں۔

بیان مفتی فضل الرحمٰن صاحب

میں بھی منگو کی لڑکی کی تدفین کے وقت قبرستان گیا تھا۔ جب میں پہنچا۔ قبر کھودی جا رہی تھی۔ اور پولیس پاس ہی کھڑی تھی۔ دو تین منٹ بعد لالہ وزیر چند آ گیا۔ حلقے بنے ہوئے تھے۔ اس وقت لاش قبر میں رکھی جا چکی تھی۔ اور اینٹیں چنی جا رہی تھیں۔ لالہ وزیر چند نے آ کر پوچھا کہ کون روکتا ہے۔ ان کو بلاؤ۔ اس پر عبد الرحمٰن جٹ ملزم نے اسے کہا۔ کہ احرار کے پاس جا کر معلوم کر لیں۔ ان کو یہاں نہ بلائیں۔ تا کوئی مزید بد امنی نہ ہو۔ میں اور عبد الرحمٰن جٹ اس کے ساتھ باہر کی طرف گئے۔ جہاں دس بارہ احراری بیٹھے تھے۔ میرے پہنچنے کے بعد فوٹو لئے گئے تھے۔ ایگزبٹ D.W. اور M.E. کہ اسی موقع کے نظارے پیش کرتی ہیں۔ ان میں میری تصویر بھی موجود ہے۔ لالہ وزیر چند بھی موجود ہے۔

اسی روز شام کے وقت جو احرار محمد خان مبارک علی پٹواری اور دو اور سپاہی میری بیٹھک میں آ کر بیٹھے رہے تھے۔ میری بیٹھک راستہ پر واقع ہے۔ ان کی موجودگی میں ہی عبد الرحمٰن جٹ اور گیانی محمد الدین ملزمان بھی وہاں آئے تھے پانچ چار منٹ میرے پاس بیٹھنے کے بعد وہ احمدیہ چوک کی طرف چلے گئے تھے۔ فخر الدین ملزم کی دکان احمدیہ چوک میں ہے اور مرزا گل محمد کا مکان اس سے آگے ہے۔ جس روز پہلی شناخت پریڈ ہوئی ہے۔ اسی شام کو راجہ عمر دراز سب انسپکٹر بٹالہ احمدیہ چوک میں مجھے ملا۔ اور کہا کہ تم کیوں قبرستان میں گئے تھے۔ احراری تمہارا نام بھی ملزموں میں لکھوانا چاہتے تھے۔ مگر میں نے بڑی مشکل سے ان کو اس سے باز رکھا ہے۔ اور تمہارا نام نہیں آنے دیا۔ اس واقعہ کے ایک یا دو ماہ بعد ملزم منگو کے ساتھ اس کی لڑکی کے اغوا کی رپورٹ درج کرانے گیا تھا۔ مگر سب انسپکٹر عمر دراز نے رپورٹ درج کرنے سے انکار کر دیا اور طنزاً کہا۔ کہ تم کیوں آتے ہو۔ سبز پگڑیوں والوں کو جو میری شکایات کرتے ہیں۔ رپورٹ درج کرانے کے لئے بھیجو۔ یہ لوگ شکایتیں تو کرتے ہیں۔ مگر جب پولیس کی امداد کی ضرورت ہوتی ہے تو پیچھے رہتے ہیں۔ سبز پگڑیاں والوں میں سے اس نے خان صاحب مولوی فرزند علی کا نام لیا تھا۔ چنانچہ رپورٹ درج کرائے بغیر ہم واپس چلے گئے۔ اور بعد میں تحریری رپورٹ بھیجی۔ قبرستان میں مولوی عبد الرحمٰن جٹ ملزم کے کورکی وردی نہیں پہنی ہوئی تھی۔ نہ ہی جو میں کوئی اور احمدی وردی میں تھا۔ وہاں دو سو قریب احمدی موجود تھے۔ ان کی تعداد دو تین سو تھی۔

بجواب جرح کہا۔ قادیان میں پولیس چوکی موجود ہے۔ وہاں کبھی کوئی رپورٹ دینے بھی میں گیا ہونگا۔ منگو کی لڑکی کے اغوا کی رپورٹ دینے بھی گیا تھا۔ مگر لالہ وزیر چند وہاں نہ تھا۔ اور حوالدار نے کہا کہ پرچہ بٹالہ میں ہی دیا جائے گا۔ اور کہ ہمیں وہیں جانا چاہیئے۔ راجہ عمر دراز نے یہ نہیں کہا تھا۔ کہ میں اس لئے رپورٹ درج نہیں کرتا۔ کہ پہلے یہ کہا گیا تھا۔ کہ معاملہ کچھ اور ہے۔

جب میں قبرستان پہنچا۔ تو عبد الحق وہاں پڑا تھا۔ مگر میں نے اس سے کوئی بات نہیں کی۔ نہ ہی کسی سے پوچھا کہ اسے کس نے مارا ہے۔ نہ ہی کسی نے مجھے بتایا کہ میں نے مارا ہے۔ لالہ وزیر چند کو کسی نے عبد الحق کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا۔ کہ یہ روکنے والا ہے۔ مگر لالہ وزیر چند نے عبد الحق سے کوئی بات نہیں کی۔ لالہ وزیر چند نے محمد خان حوالدار اور دوسرے پولیس والوں سے بھی میرے سامنے کوئی بات نہیں کی۔ وہ عبد الحق کے قریب ہی کھڑے تھے۔ چار پانچ گز کے فاصلہ پر میں اور ملزم عبد الرحمٰن جٹ خود ہی لالہ وزیر چند کے ساتھ چل پڑے تھے۔ مگر دس بارہ قدم جا کر اس نے ہمیں واپس کر دیا۔ کہ احراری کوئی شرارت نہ کریں۔ جب ہم واپس آئے۔ تو مٹی ڈالی جا رہی تھی۔ اور قبر مکمل کر کے ہم واپس آ گئے۔ جب پولیس والے میری بیٹھک میں بیٹھے تھے۔ اس وقت عبد الرحمٰن جٹ اور گیانی محمد الدین رستہ سے گذرتے ہوئے ذرا کھڑے ہو گئے۔ پولیس والوں نے ان سے کوئی بات چیت نہیں کی۔ اور نہ ہی مجھ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ پولیس والوں کی آمد سے چار پانچ منٹ بعد یہ ملزمان آئے تھے۔ اور اس کے چار پانچ منٹ بعد پولیس والے وہاں سے چلے گئے۔ عبد الرحمٰن جٹ اور گیانی محمد الدین دو تین منٹ ٹھہرے تھے۔ پولیس والوں کو مجھ سے کوئی خاص کام نہ تھا۔

بیان میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق

میں اخبار فاروق کا پروپرائٹر و ایڈیٹر ہوں۔ ظہور احمد جنرل سکرٹری کی تقریر کی رپورٹ فاروق ۱۴ اپریل ۳۵ء کے صفحہ ۶ پر درج ہے۔ یہ ظہور احمد ملزم ہی ہے۔ اسی پرچہ کے صفحہ ۵ پر ملزم رحمت اللہ شاکر کی تقریر درج ہے اس پرچہ میں صفحہ ۶ پر ملزم عبد الرحمٰن جٹ کی تقریر شائع ہوئی ہے۔ میں نیشنل لیگ قادیان کے جلسوں میں شامل ہوتا رہا ہوں۔ ملزم فخر الدین کا دکان کا اہتمام کیا کرتا تھا۔ یہ جلسے ۳۵ء میں ہوا کرتے تھے۔ اور ان میں تقریریں احرار اور پولیس کے خلاف ہوا کرتی تھیں۔ مولوی جلال الدین شمس نے جو ان دنوں انگلستان میں مبلغ ہیں ایک جلسہ میں احرار اور پولیس کے خلاف تقریر کی تھی۔ وہ ملزم فخر الدین کے بھتیجے ہیں۔ قادیان میں ایک لوکل انجمن احمدیہ بھی ہے۔ ملزم عبد الرحمٰن جٹ اس کے جنرل سکرٹری ہیں۔ اس کے جلسوں میں میں بھی شامل ہوتا رہا ہوں۔ جن میں احرار اور پولیس کے خلاف تقریریں ہوتی رہی ہیں۔ اس واقعہ کے روز ملزم رحمت اللہ شاکر مجھے میرے مکان کے پاس صبح قریباً سات بجے ملا تھا۔ جہاں وہ اینٹیں وغیرہ لینے آیا تھا۔

بجواب جرح کہا۔ ان جلسوں کی رپورٹ میں نے خود کبھی نہیں لی۔ نہ ہی اخبار کے کسی رپورٹر یا نمائندہ نے کبھی رپورٹ لی۔ اصل مسودات ان تقریروں کے میرے پاس نہیں ہیں اور نہ ہی قادیان میں ہیں۔

بجواب عدالت کہا جن تقریروں کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ان کے متعلق تفاصیل یاد نہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ پولیس اور احرار کے خلاف ہوتی تھیں۔ میں وقوعہ کے روز قبرستان میں نہیں گیا۔ میں نہیں بتا سکتا۔ اس روز مجھ اور کون کون شخص ملا

بجواب مکرر جرح کہا: ۲۰ اپریل ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں جو تقریریں درج ہیں۔ وہ مجھے تحریری طور پر ملی تھیں۔ جن پر تقریریں اور صدر جلسہ کے دستخط ثبت تھے۔

بیان گواہ مہر الدین

میں منگو ملزم کا رشتہ دار ہوں۔ میں اور میرا بھتیجا عبد اللہ قبر کھودنے گئے تھے۔ جب ہم جا رہے تھے۔ رستہ میں قبرستان سے ایک کھیت ادھر میں نے عبد الحق۔ کرم دین رنگریز۔ محمد اسحٰق اور ایک سقے کو جس کا نام میں نہیں جانتا۔ بیٹھے دیکھا تھا۔ یہ سب احراری ہیں۔ اور ایک کھیت میں بیٹھے تھے۔ قبرستان میں رحمت اللہ پسر اللہ رکھا کمہار کھڑا تھا۔ جب ہم نے قبر کھودنی شروع کی تو رحمت اللہ نے کہا۔ کہ مت کھودو۔ اور ہمیں روک دیا۔ اس پر میں واپس آ گیا۔ اور چوکی میں جا کر لالہ وزیر چند کو اطلاع دی۔ جب میں اطلاع دینے جا رہا تھا۔ دس بارہ احراری رستہ میں مجھے ملے۔ جو قبرستان کو آ رہے تھے۔ جن میں رحمت اللہ پسر ڈبو کمہار بھی تھا۔ اور کالو کمہار بھی۔ پھر میں جنازہ کے ساتھ بھی گیا تھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ عطاء الرحمٰن نے ایک لاٹھی عبد الحق کو ماری۔ مولوی عبد الرحمٰن جٹ ملزم اس کی حفاظت کر رہا تھا۔ میرے ماں باپ جو احمدی تھے۔ اسی قبرستان میں دفن ہیں۔

بجواب جرح کہا۔ منگو میرا بہنوئی ہے۔ اور قریبًا ایک سال سے احمدی ہے۔ پہلے صرف میں اور عبد اللہ ہی قبر کھودنے گئے تھے۔ جب میں قبرستان سے واپس آیا اس وقت تک کوئی احمدی وہاں نہ پہنچا تھا۔ عبد الحق وغیرہ بھی ہمارے پیچھے پیچھے ہی قبرستان آ گئے تھے۔ رحمت اللہ نے زبانی ہی منع کیا تھا۔ میں نے منگو اور صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو احرار کی طرف سے رکاوٹ کی اطلاع دیدی تھی

مرزا شریف احمد صاحب نے کہا تھا۔ کہ کسی کو روکنے کا حق نہیں۔ جا کر دفن کر دو اور لڑائی نہ کرنا۔ سوائے دو چار لڑکوں کے کسی کے پاس لاٹھی وغیرہ نہ تھی۔ بعض کے پاس سوٹیاں تھیں۔

مجھے یاد نہیں اینٹیں لانے کے لئے میرے ساتھ اور کون گیا تھا۔ چند ایک اینٹیں درکار تھیں۔ جو میں ہی لے آیا تھا حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے میرے سامنے کسی کو قبر کھودنے کیلئے نہیں بھیجا۔

بیان سید محمد عبد اللہ جائنٹ سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی

ملزم عبد الرحمٰن جٹ اور عبد الرحمٰن نمبردار دونوں کمیٹی کے ممبر ہیں۔ گذشتہ مردم شماری کے رو سے احمدیوں کی تعداد ۵۱۹۸ ہے۔ غیر احمدی ۸۱۹ ہیں۔ یہ مردم شماری ٹاؤن کمیٹی نے کرائی تھی۔ اس واقعہ کے کچھ روز بعد میری موجودگی میں مفتی فضل الرحمٰن سے راجہ عمر دراز نے کہا تھا۔ کہ تمہارا نام بھی احراریوں نے لکھوا دیا تھا۔ جو میں نے بڑی مشکل سے کٹوایا ہے۔

بجواب جرح کہا۔ آج کل قادیان کی آبادی اندازًا نو دس ہزار ہے۔ جب راجہ عمر دراز نے مفتی صاحب سے یہ بات کی۔ اس وقت ایک دو سپاہی ساتھ تھے۔ میں اتفاقًا ان سے مل گیا تھا۔ میں احمدی ہوں۔

بیان گواہ خواجہ عزیز احمد صاحب

میں انجمن اسلامیہ قادیان کا صدر ہوں۔ میں ۱۵ر جون کی شام کو قبرستان گیا تھا۔ یہ سنکر کہ میرا چھوٹا بھائی عبد الحمید وہاں گیا ہے۔ میں اسے روکنے گیا تھا۔ کہ تم شرارت میں حصہ مت لو۔ ان دنوں میرا بھائی عبد الحمید احراری تھا۔ میرا بھائی کرم الدین رنگریز۔ عمر الدین لوہار کے دو لڑکے بھوجا حجام۔ اور بعض اور احراری بھی وہاں تھے۔ میں جا کر اپنے بھائی کو واپس لے آیا۔ اگلی صبح مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ پھر وہاں گیا ہے۔ میں بھی وہاں گیا۔ لیکن وہاں جانے سے قبل میں پہلے چوکی میں گیا۔ اور لالہ وزیر چند سے پوچھا۔ کہ کیا ہم احمدیوں کو قبر کھودنے سے روک سکتے ہیں۔ اس نے جواب دیا۔ کہ میں اس معاملہ

میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ پھر میں قبرستان میں گیا ولی محمد اور ایک دو اور احمدی قبر کھود رہے تھے۔ عبد الحق۔ محمد اسحٰق اور محمد دین ماشکی وغیرہ انہیں روکتے تھے۔ میں نے عبد الحمید کو پکڑ کر وہاں سے واپس کر دیا۔ ۱۹۳۵ء میں میں قادیان میں احرار کا صدر تھا۔ اس سال میں نے عبد الرحمٰن جٹ۔ عبد الرحمٰن نمبردار ظہور احمد ملزمان اور بعض دوسرے احمدیوں کے خلاف درخواست دی تھی۔ کہ وہ ہماری مسجد شیخاں والی پر زبردستی قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس قبرستان میں احمدی دفن ہوتے رہے ہیں۔ مئی ۱۹۳۶ء میں احراریوں نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ احمدیوں کو اس قبرستان میں مردے دفن کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اور اگر وہ دفن کرنا چاہیں تو ان کو روکو۔ مہر الدین آتشباز جو محمد اسحٰق گواہ استغاثہ کا والد ہے۔ نے واقعہ قبرستان سے دو تین روز قبل احراریوں کے ایک جلسہ میں تقریر کی تھی۔ کہ ہم مر جائیں گے مگر اس قبرستان میں احمدیوں کو دفن نہ ہونے دینگے۔

بجواب جرح کہا۔ عبد الرحمٰن نمبردار میرا چچا زاد بھائی ہے۔ مہر الدین آتشباز اور اس کے لڑکے پہلے احراری نہیں تھے۔ مگر اس واقعہ سے ایک دو ماہ قبل وہ احرار سے مل گئے تھے۔ احرار سے علیحدہ ہو کر احمدیوں کی امداد سے میں نے کبھی مسجد شیخاں پر قبضہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ انجمن اسلامیہ جس کا میں صدر

ہوں۔ احمدیوں کے ایماء سے احرار کی مخالفت کے لئے نہیں بنائی گئی تھی۔ اس کا ۱۹۳۵ء میں احیاء کیا گیا تھا۔ جبکہ مہر الدین آتشباز کو سیکرٹری شپ سے علیحدہ کیا گیا۔ عبد الرحمٰن نمبردار ملزم کے خلاف پولیس نے کلونت رائے کے ساتھ ایک زمین کے متعلق تنازعہ کے سلسلہ میں زیر دفعہ ۱۰۷ کارروائی کی تھی۔ اس زمین میں سے کنج بہاری لال کا حصہ میں نے دوران مقدمہ میں خرید لیا تھا۔ یہ بیع میں نے عبد الرحمٰن نمبردار کی امداد کے لئے نہیں کی تھی۔ میں نے ریتی چھلہ کے مقدمہ میں احمدیوں کی طرف سے شہادت دی تھی۔

بیان گواہ منشی امام الدین صاحب

میں بھی وقوعہ کے روز قبرستان گیا تھا جب میں پہونچا حلقے بنے ہوئے تھے۔ عبد الحق جو جرح بڑا ہوا تھا۔ ملزم ابراہیم میرے سامنے وہاں آیا۔ اور کہا کہ میرے سائیکل کا خیال رکھنا۔ اور سائیکل رکھکر آگے چلا گیا۔ اس روز وہاں دو تین سو احمدی تھے۔ ۱۵ر جون کو بھی میں وہاں گیا تھا۔ اس روز بیس پچیس احمدی تھے۔ کوئی باوردی والنٹیئر نہیں تھا۔ ۱۷ر جون کو بھی میں وہاں گیا تھا۔ اس روز ماسٹر مولاداد کا لڑکا دفن ہوا تھا۔ اس روز احمدیوں کی تعداد ۴۰۰-۵۰۰ تھی۔ سو وردی میں کوئی نہیں تھا۔ ۱۶ر جون کو میں نے عبد الرحمٰن جٹ ملزم کو وہاں دیکھا تھا۔ اس نے وردی نہیں پہنی ہوئی تھی۔ اور کبھی کسی احمدی نے وردی نہیں پہنی ہوئی تھی۔

بجواب جرح کہا۔ ظہور احمد ملزم میرا لڑکا ہے۔

فلسطین کی صورت حالات کے متعلق رائل کمیشن کا بیان

فلسطین سے روانگی سے پیشتر رائل کمیشن کے صدر لارڈ پیل اور ممبر سر ہوریس رمبولڈ نے ایک بیان میں واضح کیا۔ کہ ہمارے خیال میں مسئلہ فلسطین کی خاص مشکلات کا حکومت برطانیہ نے خیال نہیں کیا۔ لارڈ پیل نے کہا۔ کہ مسئلہ کے عناصر کمیشن کی توقعات سے زیادہ اہم اور سنجیدہ واقع ہوئے ہیں۔ سر ہوریس نے کہا۔ ہمیں ہرگز نہ پتہ تھا کہ حالات اس قدر نازک ہیں۔ یا تشویشناک صورت اختیار کر جائیں گے۔

کمیشن کے آخری پرائیویٹ اجلاس کے دوران میں جبکہ ہائی کمشنر کی شہادت ہوئی تھی۔ کمیشن نے ایک عربی مصنف مسٹر جارج انٹونئس کی زبانی عربوں کے مطالبات سنے جن پر عونی بے عبد الہادی نے اہم حاشیہ آرائی کی۔

مسٹر بے نے کہا۔ میرے بیان کے بعض حصوں کا غلط ترجمہ کیا گیا ہے۔ مثلاً جب لارڈ پیل نے یہ دریافت کیا۔ کہ کیا عرب یہودیوں کے ساتھ "مفاہمت" کے لئے تیار ہیں تو اس ترجمہ میں وہ عربی لفظ مجھے بتایا گیا۔ جس کے معنی "تصفیہ" کے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا۔ کہ عرب ہمیشہ مفاہمت کے لئے تیار رہے ہیں۔ اگرچہ عرب صیہونیت کے خلاف ہیں۔ تاہم وہ یہودیوں کو ایک اقلیت کی حیثیت میں حقوق دینے کے لئے ان کے ساتھ صیہونیت کے اصول پر مفاہمت کرنے کے لئے بھی آمادہ ہیں۔

علاوہ ازیں دیگر کئی تصریحات کی گئیں۔ مسٹر عونی بے نے شہادت کے طور پر میکموہن کا خط اور امیر فیصل کے نام لارڈ کرزن کا خط مرقومہ ۹ ر اکتوبر ۱۹۱۹ء پیش کیا۔ اور ثابت کیا۔ کہ فلسطین کا شمار ان خاص علاقوں میں نہیں ہے۔ جہاں عربوں کی آزادی تسلیم نہیں کی گئی تھی۔

مسٹر انٹونئس نے بیان کیا۔ کہ جنگ عظیم کے بعد عرب کے جو حصے بخرے کئے گئے تھے۔ وہ غیر قدرتی تھے۔ نیز دفتر نوآبادیات کی طرف سے یہودیوں کی طرفداری نے عربوں میں شکوک پیدا کر دئے۔ موجودہ بےچینی کی اصل وجہ یہی طرفداری ہے۔ آپ نے واضح کیا۔ کہ کس طرح یہود نوازی کی پالیسی کی وجہ سے حکومت عربوں کا اعتماد کھو بیٹھی ہے۔ آخر میں آپ نے کہا۔ کہ فلسطین میں کوئی پالیسی اختیار کرتے وقت اقتصادی عوامل سے زیادہ اخلاقی اور منطقی عوامل کی اہمیت کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

ایک احمدی طالبعلم کو انعام

پچھلے دنوں محکمہ دیہات سدھار کی طرف سے پنجاب کے اہل قلم حضرات کو ایک انعامی مضمون لکھنے کے لئے دعوت دی گئی تھی۔ طالب علموں کو بھی طبع آزمائی کے لئے مخاطب کیا گیا تھا۔ احباب کرام یہ سن کر خوش ہونگے کہ تمام پنجاب بھر میں طالب علموں میں سے ایک احمدی طالبعلم مسٹر شاہ محمد میٹرک سٹوڈنٹ ہائی سکول لالیاں ضلع جھنگ کا مضمون اول رہا ہے۔ اور انعام اس نے حاصل کیا ہے۔

اس طالب علم نے یہ انعام پہلی دفعہ حاصل نہیں کیا۔ بلکہ تین چار دفعہ پہلے بھی ریڈ کراس سوسائٹی اور محکمہ دیہات سدھار کے مشتہر انعامی مضامین لکھ کر صوبہ بھر میں انعام حاصل کر چکا ہے۔ اور امتحان ورنیکلر فائنل دیا تھا۔ تو تمام ضلع جھنگ میں فرسٹ نکلا تھا۔ اور وظیفہ حاصل کیا جو اب تک مل رہا ہے۔ احباب کرام اس کی مزید علمی ترقیوں کے لئے دعا کریں۔ (محمد ممتاز صحرائی نمائندہ الفضل)

احرار کے بوئے ہوئے کانٹے انکے دامنگیر ہو رہے ہیں

یہ حضرات احرار پنجاب اور ان کے ڈھنڈورچی مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری وغیرہ مسلمانوں میں بہت کچھ اودھم مچا چکے ہیں۔ اور جہاں کہیں ان کا داؤ چلا۔ انہوں نے مسلمانوں کی طبیعت و ذہنیت کو فساد و شورش پسندی کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی یہ لوگ مسلمانوں کے جلسے خراب کیا کرتے تھے۔ مجمعوں کو گمراہ کر کے اپنا ہمنوا بنا لیا کرتے تھے۔ اور ان کے مقرروں کی سوقیانہ تقریریں عوام کے دلوں پر بڑا اثر کیا کرتی تھیں مگر کاغذ کی ناؤ چاہے وہ کتنی ہی دلفریب کیوں نہ ہو چلا نہیں کرتی اور کاٹھ کی ہانڈی چاہے وہ دیکھنے میں سچ مچ کی ہانڈی سے بھی بہتر ہی کیوں نہ ہو۔ بار بار نہیں چڑھا کرتی چنانچہ اب ان کی تمام حرکتوں کی علت غائی کے سارے راز فاش ہو چکے اور تمام بھانڈے پھوٹ چکے۔ اسی کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ مجوزہ پنجاب اسمبلی کی ۱۷۵ سیٹوں میں سے صرف چند سیٹوں کے لئے اپنے امیدوار کھڑے کر سکے۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج ان کی مٹی کچھ اس طرح خراب ہو رہی ہے کہ ناواقف لوگوں کو شاید ان کی حالت پر ترس آتا ہو اس سلسلے میں جالندھر کی ایک خبر نہایت عبرت انگیز اور سبق آموز ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بستی شیخ میں انہوں نے ایک انتخابی جلسہ کیا اور اس جلسہ میں مولوی مظہر علی اظہر اور مولوی بخاری نے تقریریں کرنی چاہیں۔ لیکن حاضرین نے دونوں میں سے کسی ایک کو بھی تقریر نہیں کرنے دی اور آخرکار آدھی رات کے وقت جلسہ درہم برہم ہو گیا بلاشبہ ان "احرار" کے ساتھ مسلمانوں کا مخالفانہ طرز عمل اس بات کا نتیجہ ہے۔ کہ اس گروہ کے سرکردہ لوگوں کی حرکتوں اور ان کے اغراض و مقاصد خاص کر مولوی مظہر علی اظہر کے بعض خفیہ خطوط کی اشاعت کے بعد عالم آشکارا ہو چکے ہیں۔ لیکن اس مخالفانہ طرز عمل کے باوجود ان کی تقریریں سنی جا سکتی تھیں۔ مگر اب مسلمان ان کی تقریریں سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یہی حضرات احرار اور ان کے ڈھنڈورچی مولوی اور ان کے ایجنٹ مسلمانوں کو پہلے ہی سکھا چکے ہیں۔ کہ جلسوں کو کیونکر بگاڑا جاتا ہے۔ اور مخالف خیال کے لوگوں کو تقریریں کرنے سے کیونکر باز رکھا جاتا ہے۔ اگر بستی شیخ کے جلسہ میں احرار کی ناکامی کو اس نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ سب کچھ خود ان ہی کا کیا دھرا ہے۔ جو آج ان کے سامنے آ رہا ہے۔ یعنی اپنے بوئے ہوئے کانٹے دامنگیر ہو رہے ہیں (وحدت دہلی)

حکیم اجمل خانصاحب کی یاد میں ایک ہفتہ

طبیہ کالج دہلی میں ہر سال حکیم محمد اجمل خان صاحب مرحوم کی یاد میں ایک دن منایا جاتا تھا۔ لیکن امسال اراکین کالج نے مرحوم کی یاد میں ایک ہفتہ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہاں پر یہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کہ مرحوم کی طبی۔ قومی۔ سیاسی اور ملکی خدمات کس قدر رہیں۔ نیز آپ کے تدبر۔ ایثار۔ خلوص اور ہمدردی قوم و ملک کا کیا درجہ تھا۔ مرحوم جس پایہ کی شخصیت لے کر پیدا ہوئے تھے۔ آج اس کی نظیر ہندوستان جیسے قحط الرجال ملک میں ملنی مشکل ہے۔ آپ اور آپ کے بزرگ ہندوستان کے حالات نہایت دقت نظر سے مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ ان کی اور ان کے اسلاف کی ہی کوشش کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ آج مرحوم کی نہ مٹنے والی یادگاریں (طبیہ کالج دہلی و ہندوستانی دواخانہ دہلی) صحیح معنی میں ملک و قوم کی خدمت کر رہی ہیں۔ ان حالات کو سامنے رکھتے ہوئے مجھے مرحوم کے احباب۔ خاندان شریفی کے ہمدردان عام اطباء و دیدصاحبان خصوصاً طبیہ کالج دہلی کے سند یافتگان سے قوی امید ہے کہ اراکین کالج کے فیصلہ کے مطابق پروگرام میں شرکت کر کے اس کو ہر طرح کامیاب و

ہم بارونق بنانے میں سعی بلیغ فرمائیں گے۔ اور مجھے شکر گذاری کا موقعہ عنایت فرمائیں گے۔ پروگرام ۱۷ فروری سے شروع ہوگا۔ نیازمند (حکیم) ظفر خان اعزازی پرنسپل طبیہ کالج دہلی

اسمبلی کا مختصر ترین اجلاس

۵ منٹ میں ختم ہوگیا

نئی دہلی ۱۵ فروری کو اسمبلی میں غیر سرکاری قرار دادیں پیش ہونے کا پہلا دن تھا۔ لیکن صرف پانچ منٹ کی نشست کے بعد اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ گویا اسمبلی کی مختصر ترین نشست کا آج ریکارڈ قائم ہوا ہے۔

ویجوڈ تحقیقاتی کمیٹی کے متعلق مسٹر لال چند نول رائے نے صرف ایک سوال کیا جس کا جواب ریلوے ممبر نے زبانی دیا۔

چونکہ آج جن ارکان کی قرار دادیں پیش ہونی تھیں۔ وہ غیر حاضر تھے۔ اس لئے کوئی کارروائی نہ ہوسکی۔ لا ممبر نے اگلے ہفتہ کا پروگرام بیان کیا۔ اس کے بعد اجلاس آئندہ دوشنبہ تک ملتوی کر دیا گیا۔

لیبارٹری اسٹنٹ کی ضرورت

اگر کوئی صاحب لیبارٹری اسٹنٹ کا کام اچھی طرح جانتے ہوں۔ تو اس کے لئے ملازمت کا ایک اچھا موقعہ ہے فوراً اطلاع آنی چاہیئے۔ نقول سرٹیفکیٹ بھی ارسال کی جائیں۔ — ناظر امور عامہ

تلاش مرزا عبد الحفیظ

برادرزادہ ام مرزا عبد الحفیظ صاحب احمدی پسر مرزا غلام رسول صاحب ریٹائرڈ جوڈیشل کمشنر بہاولپور ریٹائرڈ درصوبہ سرحد جو کہ اسلامیہ کالج پشاور میں سیکنڈ ایئر کلاس میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ۱۷ جنوری ۱۹۳۷ء سے مفقود الخبر ہیں۔ ان کی عمر ۱۲ سال قد میانہ رنگ۔ سفیدی مائل گندمی ہاتھوں کی انگلیوں اور ٹھوڑی کے نیچے سفید داغ۔ پشاوری وضع ہیں۔ اردو اخباروں رسالوں کے پڑھنے کے از حد شائق مضمون نویسی اور فن تقریر میں ماہر ہیں۔

اول تو میں مرزا عبد الحفیظ صاحب کو مخاطب کر کے کہتا ہوں۔ کہ وہ اپنا وقت اس طور پر نہ گذاریں۔ بلکہ وہ اعلان ہذا کو پڑھتے ہی واپس پشاور۔ نوشہرہ یا پنڈی لالہ پہنچ جاویں۔ اور اس بات کی فکر نہ کریں۔ کہ ان سے کوئی گلہ گذاری کی جائے گی۔ آئندہ زندگی کے متعلق ان کے حسب منشا پروگرام تجویز کیا جائے گا۔ جس کی تکمیل میں ان کی ہر ممکن امداد کی جائے گی سر دست ان کی ملازمت کیلئے بھی انتظام ہوچکا ہے۔

اگر وہ خود اس اعلان کی طرف توجہ نہ کریں۔ تو پھر احمدی احباب، و دیگر واقف حال لوگوں سے درخواست ہے۔ کہ متذکرہ بالا حلیہ والے صاحب کو مشورہ دیں۔ کہ وہ فوراً واپس لوٹیں۔ ضلع لائل پور۔ سرگودھا اور لاہور کے دوستوں سے خاص طور پر گذارش ہے۔ کہ وہ اس عزیز کا خیال رکھیں۔ اور ان کے والد صاحب کو بمقام پشاور اطلاع دیں۔ کہ وہ آج کل کہاں ہیں۔ اغلب ہے۔ کہ وہ کسی اخبار کے دفتر میں کسی کام پر مامور ہوں۔ اگر انہوں نے اپنے مستقبل کا کوئی معقول انتظام کر لیا ہو۔ تو صرف انکے پتہ سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں۔

مرزا غلام حیدر احمدی وکیل نوشہرہ چھاؤنی۔

ایک قابل فروخت مکان

ایک مکان جس میں دو کمرے خام باورچی خانہ اور زینہ وغیرہ ہیں اور جسکا رقبہ تقریباً چار پانچ مرلے ہے۔ اور جو سمت جنوب مکان مرزا گل محمد صاحب اور مسجد مبارک سے بھی دور نہیں قابل فروخت ہے۔ یہ مکان محمد امین صاحب نے حضرت ام المومنین سے بعوض چھ صد روپیہ خریدا تھا۔ اب اس کی بیوہ اسے عند الضرورت فروخت کرنا چاہتی ہے خواہشمند احباب اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

ناظر امور عامہ

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

میرے پاس نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے۔ احباب کرام آرڈر دے کر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں مال حسب منشا اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔ نوٹ:۔ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمادیں۔

ملنے کا پتہ:۔ قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ پنجاب

محافظ جنین

حب اٹھرا رجسٹرڈ استقاطِ حمل کا مجرب علاج

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گرجاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہوکر فوت ہوجاتے ہیں۔ اکثر انہیں بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تے تشنج درد پسلی یا مونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہوجانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائیدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

حبوب بواسیر خونی و بادی

خواہ کتنی ہی پرانی بواسیر خونی یا بادی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے پندرہ روز میں دور ہوجاتی ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتی نہایت مجرب دوا ہے۔ صدہا مریض اچھے ہوچکے ہیں۔ آپ تجربہ کر کے دیکھئے۔ قیمت بھی بہت کم ہے صرف دو روپے عہ

تریاق جریان

دھات۔ رقت۔ قبض دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کر کے از سرنو جوان خوش و خرم بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہوچکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔

قیمت صرف ایک روپیہ عصہ

نوٹ: فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔ کیا ایک عالم سے کبھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے

ملنے کا پتہ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ملاغہ ۶ فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ جنرل فرینکو کی فوج نے میڈرڈ ایلورا میں حکومت کی افواج پر زبردست حملہ کیا۔ لیکن شدید نقصانات کے ساتھ پسپا ہوگئی۔ اوجن کے محاذ پر سرکاری فوج اپنے مورچوں میں ڈٹی ہوئی ہے۔ یہاں شین گنوں سے شدید آتشباری ہو چکی ہے۔ پانچ سرکاری طیاروں نے باغیوں کے تین طیاروں پر حملہ کیا۔ اور دو کو زمین پر گرا دیا۔

لاہور ۶ فروری۔ کل لاہور میں کچھ سلم فساد ہوتے ہوتے رہ گیا۔ جب کہ سلمانوں کے ایک بہت بڑے مجمع کو اس امر کا علم ہوا کہ سکھ شاہی مسجد کی دیوار کے ایک حصہ کو گرا کر رنجیت سنگھ کی سمادھ میں شامل کر کے ازسرِ تو تعمیر کر کے اپنا قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ ذمہ دار حکام حالات کی نزاکت کی اطلاع پاتے ہی فوراً موقع پر پہنچ گئے۔ اور حالات پر قابو پا لیا۔ اور دیوار کی تعمیر کو عارضی طور پر روک دیا۔

سیالکوٹ ۶ فروری۔ چوہدری محمد سرفراز خان (اتحاد پارٹی) سیالکوٹ شمالی حلقہ سے اختر علی خاں آف زمیندار اور دیگر امیدواروں کے مقابلہ میں کامیاب ہوگئے ہیں۔

اٹاوہ ۶ فروری۔ پارلیمانی کینیڈا میں ایک پارٹی لیڈر نے یہ قرارداد پیش کی تھی۔ کہ آئندہ جنگ میں کینیڈا غیر جانبدار رہے گا قرارداد رائے شماری کے بغیر مسترد ہوگئی۔

پٹنہ ۶ فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سر علی امام کے بیٹے مسٹر صدیقی امام یو پی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوگئے ہیں۔

رنگون ۶ فروری۔ رنگون میں ایک دیاسلائی فیکٹری کی بارکوں کو آگ لگ گئی۔ جس کے نتیجہ میں

شیلانگ ۶ فروری۔ آسام اسمبلی میں ممبروں کی کل تعداد ۱۰۸ ہے جن میں ۸۹ اس وقت تک منتخب ہو چکے ہیں مختلف پارٹیوں میں کانگرس کا پلہ بھاری ہے

لاہور ۶ فروری۔ بیلوں سٹیشن کے قریب دو گڑیوں کے درمیان تصادم کے نتیجہ میں ۱۲ مزدور مجروح ہوگئے۔

دہلی ۶ فروری۔ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے زیر زمین کانوں کے اندر عورتوں کے کام کرنے کے متعلق جدید قواعد نافذ کر دیئے ہیں۔ جن کی رو سے یکم جولائی ۱۹۳۷ء سے کانوں کے اندر عورتوں کو ملازم رکھنے اور ان سے کام لینے کی ممانعت ہوگی۔ وہ عورتیں ان قواعد سے مستثنیٰ ہونگی۔ جو محکمہ حفظان صحت میں ملازم رکھی جائیں۔

امرتسر ۶ فروری۔ کل تین بجے دوپہر انجمن پارک سے ہندو مسلمانوں اور سکھوں کا ایک جلوس ڈاکٹر کچلو کی کامیابی کی خوشی میں نکلا۔ ۵۰ ہزار کے قریب لوگ اس میں شامل ہوئے۔ چوک فوارہ میں جلوس پر خشت باری کی گئی۔ جس سے ڈاکٹر صاحب کے ناک پر چوٹ آئی۔ غرض مخالفین نے ہر ممکن کوشش سے جلوس کو ناکام بنانا چاہا۔ لیکن وہ اپنے مقاصد میں ناکام رہے۔

راولپنڈی ۶ فروری۔ حکومت پنجاب نے انتخابات بلدیات کی نگرانی اور انتظام کے لئے رائے صاحب نتھو رام مجسٹریٹ درجہ اول راولپنڈی کو پنجاب میں مستقل الیکشن افسر کی حیثیت سے مقرر کیا ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) نیویارک کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حال ہی میں ایک نو سالہ لڑکی کی شادی ایک ۲۳ سالہ کسان سے ہوئی ہے۔ باشندگان امریکہ اس خبر کو سن کر بہت پریشان ہیں۔ اور امریکہ کی عورتیں شادی منسوخ کرنے کے لئے شور مچا رہی ہیں۔

نیویارک ۶ فروری۔ دریائے اوہیو کے سیلاب نے جس سے خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ کیرو بالکل تباہ ہو جائیگا اور جو مکانات کی چھتوں سے چند انچ نیچے تھا۔ آج دریائے مسس سی پی کی طرف رخ بدل لیا ہے۔ اور خلیج میکسیکو کی طرف تیز رفتاری سے بہنے لگا ہے۔ کیرو میں جو پانی ۱۲ گھنٹے سے ۵۹٫۶۲ فٹ چڑھا ہوا تھا۔ وہ کل انتہائی درج ہوا۔

برلن ۶ فروری۔ ماسکو سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ روسی یلیشیا کے طلباء میں شدید ترین فساد ہو گیا۔ جس میں ۱۵ ہلاک اور ۵۰ مجروح ہوئے۔ نازی جرائد کا بیان ہے۔ کہ مزدوروں کے ہیڈ کوارٹرز میں عوام نے ایک زبردست مظاہرہ کیا۔ جس میں سٹالن کے خلاف سب و شتم کی گئی۔ اس پر فساد ہو گیا۔ مرکزی ٹاؤن کے طلباء نے "سٹالن مردہ باد" کے نعرے لگائے۔ فوج نے عوام پر گولیوں کے چند راؤنڈ چلائے۔

شنگھائی ۶ فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ نانکنگ میں جب برطانوی سفیر کی دختر گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہی تھی۔ تو اتفاقی گولی لگنے سے وہ مجروح ہو گئی اور سر پر زخم ہوگئے۔

لنڈن ۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن سفیر مقیم برطانیہ ربن ٹراپ عنقریب برطانوی حکومت سے جرمن نو آبادیات کی واپسی کے متعلق گفت و شنید کرینگے۔ اور اس سلسلہ میں لارڈ ہیلی فیکس سے ملاقات کی جائے گی۔ ربن ٹراپ اس سلسلہ میں خاص طور پر متعجب نظر آتا ہے۔ کہ جب برطانیہ نے اصولاً اس بات کو تسلیم کر لیا ہے تو جرمن نو آبادیات کو کیوں واپس نہیں کیا جاتا۔

بریلی ۶ فروری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے دورہ کے دوران میں شاہجہانپور بریلی۔ پیلی بھیت اور ملحقہ علاقہ کا دورہ کیا۔ بریلی میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا۔ کہ پڑھے لکھے لوگ اور خصوصاً وکلا موجودہ سیاسی حالات سے بے حسی کا اظہار کر رہے ہیں۔ مزید کہا کہ تجربہ نے آج بتا دیا ہے کہ ایسے لوگوں کی نسبت کسان سیاسی حالات کو زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔

نئی دہلی ۶ فروری۔ بحری ایکٹ کے قانون میں ترمیم کا بل رسمی حیثیت رکھتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ۱۹۳۶ء میں جو بحری معاہدہ ہوا۔ اور جس پر ہندوستان کی طرف سے دستخط موجود ہیں۔ اسے عملی صورت دی جائے۔ اس معاہدہ کی اہم ترین دفعہ یہ ہے۔ کہ معاہدہ کے تمام شرکاء اپنے مجوزہ بحری پروگرام سے ایک دوسرے کو مطلع کریں گے۔ اگر یہ بل منظور نہ ہوا۔ تو ۱۹۳۳ء کا بحری قانون کالعدم قرار دیا جائے گا۔

قاہرہ ۶ فروری۔ مسولینی اطالوی مستعمرات کا دورہ کرنے والا ہے۔ اس کے دورہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ افریقہ میں ۱۱۰۰ میل لمبی سڑک کا افتتاح کیا جائے افریقہ کی یہ سڑک ٹیونس کو مصر سے ملحق کر دے گی۔ اس سڑک کی تعمیر کے لئے ۱۰ لاکھ پونڈ منظور ہوئے ہیں۔ افریقہ کی یہ طویل ترین سڑک سمندر کے کنارے کنارے تعمیر کی جائے گی۔ جو بعض جگہ سے سمندر سے نصف میل دور رہے گی۔

لنڈن ۶ فروری۔ الجزائر کے ایک شیخ نے مسلمانان عالم سے اپیل کی ہے کہ الجزائر میں حکومت فرانس کے بے پناہ جبر و استبداد نے مسلمانوں کو کچل کر رکھ دیا ہے جلسے اور مظاہرے ممنوع قرار دئے گئے ہیں مسجدوں پر پابندیاں عاید ہیں۔ مذہبی امور میں مداخلت کی جاتی ہے۔ اور ان کے حقوق چھین لئے گئے ہیں

میڈرڈ ۶ فروری۔ سرکاری فوج نے یونیورسٹی شہر میں ایک اہم مورچہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۶ فروری۔ دارالعوام میں دو ترمیموں کے ساتھ ریجنسی بل کی تیسری خواندگی منظور ہو گئی۔

لنڈن ۶ فروری۔ اخبار "ٹائیمز" کا نامہ نگار مقیم جبل الطارق لکھتا ہے کہ مزید اطالوی سپاہی گذشتہ جمعہ کو سپانیہ پہنچے۔ انہیں جنگ کے محاذوں کی طرف بھیجا جا رہا ہے۔

نیویارک ۶ فروری۔ امریکہ میں سیلاب کے نقصانات کے پیش نظر صدر جمہوریہ امریکہ کے سامنے ایک سکیم پیش کی گئی۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ۵ ارب ڈالر خرچ کئے جائیں

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی